محدث فتویٰ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس روایت کو امام عجلونی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کشف الخفاء میں ذکر کیا ہے۔ (کشف الخفاء: 2016)

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نہیں ہے، بلکہ لوگوں نے اس کو حدیث کہہ کر مشہور کیا ہوا ہے۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس روایت کے حوالے سے فرماتے ہیں:

(ہذا لیس من کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ولا أعرف له إسنادا صحیحا ولا ضعیفا) (مجموع الفتاوی: 18/122)

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام نہیں ہے۔ میرے علم کے مطابق اس کی کوئی صحیح سند تو کجا ضعیف سند بھی نہیں ہے۔

امام عجلونی رحمہ اللہ اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: کہ حافظ ابن حجر، امام زرکشی اور امام سیوطی رحمهم اللہ نے بھی اس روایت کے بارے ایسا ہی تبصرہ کیا ہے جیسے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے۔ (کشف الخفاء: 2016)

امام البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(أنه حدیث لا أصل له) (الضعیفة: 166/1)

یقینا یہ بے بنیاد حدیث ہے (اس کی کوئی سند نہیں ہے)۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

01. فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبد الستار حماد حفظہ اللہ
02. فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ